Research Journal
Tahqeeqat
eISSN: 2791-0342
pISSN: 2791-0334
ریسرچ جرنل
تحقیقات

”مزاح“کے بنیادی مباحث کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ

A research and critical review of the basic discussions of "Humour"

Dr. Muhammad Shahbaz
Assistant Professor Department of Urdu, Govt. Islamia Graduate College, Civil Lines, Lahore
Dr. Shahzad Islam
Assistant Professor Department of Urdu, Govt. Graduate College for Boys, Model Town, Lahore.
Shazia Raheem
PhD Scholar, Department of Urdu, Lahore Leads University

ڈاکٹر محمد شہباز
اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اُردو، گورنمنٹ اسلامیہ گریجوایٹ کالج، سول لائنز، لاہور
ڈاکٹر شہزاد اسلام
اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اُردو، گورنمنٹ گریجوایٹ کالج، ماڈل ٹاؤن، لاہور
شازیہ رحیم
پی ایچ۔ڈی اسکالر، شعبہ اردو، لاہور لیڈز یونیورسٹی

Abstract

Sense of humor is an indispensable aspect of human nature, without which human life not only looks dull and colorless, but sometimes man reaches the limits of despair and hopelessness. That is why satire and humour is found in every literature of the world for the pursuit of an optimistic life, for which humourous writers have devised new tactics and resources; however, "satire"and "humour" has been the key to these tactics and resources. In the article under study, the scribe has tried to present the basic tool of Pleasantry, namely humor", in a critical and research-oriented manner, which the humourous writers use to cultivate laughter.

Keywords: Humour, Satire, Laugh, Smile, Contempt, Ridiculousness, George Farquhar, Shah Alam Sani, Aristotle, Tragedy

کُلیدی الفاظ: مزاح، طنز، ہنسی، مسکراہٹ، تحقیر، مضحکہ خیزی، جارج فرکیور، شاہ عالم ثانی، ارسطو، المیہ

”مزاح“بنیادی طور پر عربی النسل لفظ ہے، جس کا مادہ”م ز ح“(مزح)بیان کیا جاتا ہے۔اِس کے لیے انگریزی میں ”Humour“(۱)کا لفظ مستعمل ہے، جو لاطینی زبان کے لفظ”Humere“سے ماخوذ ہے، جس کے معنی”نمی یا مرطوب ہونا “کے ہیں۔چوں کہ مزاح کے معنی”رطوبت“کے ہیں اور یہی رطوبت اِنسانی مزاح کو نہ صرف شگفتگی اور تازگی عطا کرتی ہے، بل کہ دل کی کبیدگی اور کثافت کو بھی رفع کرتی ہے۔افتاں وخیزاں یہ لفظ”مضحکہ خیز“اور”ظریفانہ“ایسے الفاظ کے مترادف کے طور پر اِستعمال ہونے لگا۔چوں کہ مزاح کا معنی خوش طبعی ہے، اِس لیے محکم ہے کہ مزاح سنجیدگی کی ضد ہے۔(۲)مزاح دراصل ایک وسیع المعنی لفظ ہے، جس کے لیے ماضی میں”مطائبہ“اور”فکاہ“کے الفاظ بھی اِستعمال کیے گئے، لیکن مزاح کے مقابلے میں اِن الفاظ کو قبولیت کا شرف حاصل نہ ہو سکا۔کہا جاتا ہے کہ ازمنۂ وسطیٰ(۳)میں یہ بات زبان زدِعام تھی کہ جسمِ اِنسانی میں چار قسم کی رطوبتیں(Humur)، یعنی خون(Blood)، بلغم(Phlegm)، صفرا(Yellow Bile)اور سودا (Black Bile)پائی جاتی ہیں، جن کے باہمی اِنسلاک سے طبائعِ اِنسانی کی تشکیل ہوتی ہے اور مذکورہ رطوبتوں کی کمی یا زیادتی اِنسانی مزاج یا رویّوں میں تبدیلی کا باعث بنتی ہے۔(۴)کچھ اِسی قسم کا نظریہ طبِ مشرق میں بھی موجود رہا ہے۔یوں ”Humere“کا لفظ رطوبت کے علاوہ ذرا سے لفظی تصرف کے ساتھ رفتہ رفتہ اِنسانی طبیعت یا مزاج کے لیے بھی اِستعمال ہونے لگا۔اِس طرح لفظ”Humere“نے بعد ازاں”Humour“کی شکل اِختیار کر لی اور ظرافت و مضحکہ خیزی کے مترادف کے طور پر اِستعمال ہونے لگا، تاہم تاریخی اعتبار سے ۱۷۰۲ء میں جارج فرکیور(George Farquhar)(۱۶۷۸ء۔۱۷۰۷ء)نے اِسے مزاح کے معنوں میں اِستعمال کر کے تاریخ رقم کر دی۔(۵)اوّل اوّل ادبیاتِ اُردو میں مزاح کا لفظ”Humour“کے معنوں میں کب اور کس نے اِستعمال

کیا،اِس امر کی کھوج میں شاہ عالم ثانی(۱۷۲۸ء۔۱۸۰۶ء) کی نثری داستان ”عجائب القصص“(۹۳۔۱۷۹۲ء) سے رجوع کرنا پڑتا ہے، جس میں مزاح کا لفظ کم و بیش پانچ مرتبہ اِستعمال ہوا ہے۔(۶) جیسے:

”باہم گفتگو اختلاط کی اور یگانگت کی شروع کی اور اکثر اوقات اختر سعید بھی بعض باتیں مزاح کی سنا کر آسمان پری کو خوش کرتا تھا۔“(۷)

”مشتری نے یہ سُن کر اپنے تئیں ہوش میں لا کر کہا کہ اے آسمان پری خیر ہے، تمھیں سوائے ٹھٹھے کے اور مزاح کے کچھ نہیں آتا۔“(۸)

ڈاکٹر رؤف پاریکھ(پ:۱۹۵۸ء)لفظ”مزاح“کے آغاز وارتقا کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ”عجائب القصص“ سے قبل عیسوی خان بہادر نے اپنی داستان”قصہ مہر افروز و دلبر“میں لفظ ”مذاخ“کو ”مذاق“ کے معنوں میں اِستعمال کیا ہے،مگر اِس لفظ کو مزاح(Humour)کے معنوں میں تسلیم نہیں کیا جا سکتا،کیوں کہ اِس داستان میں لفظ”مذاخ“ مذاق یا دل لگی کے معنوں میں اِستعمال ہوا ہے۔ڈاکٹر رؤف پاریکھ کی یہ بات تو حرف بہ حرف دُرست ہے، مگر جب اصل داستان کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ عیسوی خاں بہادر نے لفظ ”مذاخ“ کے بجائے”مزاخ“لکھا ہے، لیکن ڈاکٹر رؤف پاریکھ نے اِس لفظ میں موہوم سا تصرف کر کے لفظ”مزاخ“کو”مذاخ“بنا دیا ہے۔مزید یہ کہ ڈاکٹر موصوف نے مذکورہ داستان کا جو نثری اقتباس بہ طورِ سند پیش کیا ہے،اِس کا اندراج بھی دُرست نہیں۔ملاحظہ کیجیے:

”کوئی کسی نہ مذاخ کرتی ہے۔“(۹)

حال آں کہ اصل متن کچھ یوں ہے:

”کوئی کسی سے مزاخ کرتی ہے۔“(۱۰)

مختصر یہ کہ مذکورہ داستانوں کے بعد بالعموم اور ۱۸۵۷ء کے بعد بالخصوص”مزاح“کا لفظ اپنے اصل معنوں میں اِستعمال ہونے لگا، تاہم مشرقی ادبیات میں اب مزاح کے ساتھ طنز کا لفظ مرکب یا مخلوط کر کے ”طنز و مزاح“کی ترکیب اِستعمال کرنے کی روشِ عام، بل کہ مروّج و مسلّم ہو چکی ہے۔مزید بحث سے قبل یہ جاننا از حد ضروری معلوم ہوتا ہے کہ انگریزی، عربی، فارسی اور اُردو کی قدیم و جدید لغات اور اِنسائیکلو پیڈیا میں مزاح کے معانی کس طرح بیان کیے گئے ہیں۔”اِنسائیکلوپیڈیا بریٹینکا“کے مطابق:

”مزاح، ظرافت کی سب سے اعلیٰ اور لطیف قسم ہے، جب ہم مزاح کا لفظ اِستعمال کرتے ہیں تو اِس لفظ کی بنیاد شگفتگی پر ہوتی ہے، جو عام ہنسی سے متعلق ہو، مگر اِس کی وسعت، ہمہ گیر اور عالم گیر ہوتی ہے۔اِنسانی ضمیر میں مزاح ایک جذبہ ہے، جو زندگی کے قبیح بے ڈھنگے پن کا اظہار کرتا ہے، جس میں تضحیک کی جھلک ہوتی ہے اور نفرت کا جذبہ عنقا ہوتا ہے۔“(۱۱)

جب کہ ”اِنسائیکلوپیڈیا امریکانا“میں مزاح کو کچھ اِس انداز میں بیان کیا گیا ہے:

“Humour, in modern usage, means the comic or laughable. The term itself is the Latin word for “liquid” “fluid”, or “moisture”…
As for back as Plato and Aristotle, laughter was considered the proper corrective of the excessive, the ridiculous, and the industrious. The individual who possessed an excess of any humor became a humorist and hence an object of laughter…”(۱۲)

فارسی لغت”فرہنگِ سعدی“کے مطابق مزاح کے معنی:

"شوخی وخوش طبعی کردن،بسیار شوخی کنندہ۔"(۱۳)

اُردو کی قدیم و جدید لغات میں مزاح کے معانی یوں بیان کیے گئے ہیں:

"ہنسی،خوش طبعی،ظرافت،مذاق،دل لگی"(۱۴)

"ظریف،خوش طبع،بذلہ سنج،لطیفہ گو،ظریف تماشاگر،ظریف مصنف،ظرافت نگار"(۱۵)

"ظرافت،مذاق،ہنسی،خوش طبع"(۱۶)

"خوش طبعی،خوش مزاجی،ہنسی،مذاق،دل لگی،مطائبات،چُہل،کِھلی،ٹھٹھا،ظرافت،ٹھٹھول،خوش مذاق،مطائبہ،مخول، اعتراض،اعراض"(۱۷)

مختلف لغات واِنسائیکلوپیڈیا میں مزاح کے معنی ومفہوم اور عوامل و محرکات کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ اُردو میں مزاح کی جامع تعریف متعین کرنے کے حوالے سے کوئی مثبت کوششیں نہیں کی گئیں اور بات روایتی انداز میں صرف مزاح کے معنی ومفہوم بیان کرنے سے آگے نہ بڑھ سکی۔مزید یہ کہ بعض لغات میں تولفظی تصرف کی بھی زحمت گوارا نہیں کی گئی،جو بہ ہر حال باہمی خوشہ چینی کی روایت کا حصہ معلوم ہوتی ہے۔مختصر یہ کہ مذکورہ لغات میں لغوی معنی کے بجز تعریف کے ضمن میں گریز کی کیفیت ملتی ہے۔ اور تو اور افلاطون(Plato)(۴۲۷؟ق م۔۳۴۷ ؟ ق م)،ارسطو(Aristotle)(۳۸۴ ق م۔۳۲۲ق م)،جارج وِلہیلم فریڈرِچ ہیگل (George Wilhelm Friedrich Hegel)(۱۷۷۰ء۔۱۸۳۱ء)،ہربرٹ سپنسر(Herbert Spencer)(۱۸۲۰ء۔۱۹۰۳ء)،سگمنڈ فرائیڈ (Sigmund Freud)(۱۸۵۶ء۔۱۹۳۹ء)اور ہنری برگساں(Henri-Louis Bergson)(۱۹۵۹ء۔۱۹۴۱ء)ایسے فلِاسفہ بھی مزاح اور ظرافت کے بارے میں غوروفکر کرتے آئے ہیں،مگر حیرت کا مقام یہ ہے کہ کوئی بھی دانش ور مزاح کی کوئی حتمی تعریف کرنے میں کام یاب نہ ہو سکا،تاہم ارسطو مزاح کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"کامیڈی۔۔۔بُری سیرتوں کی نقل ہے۔"بُری" سے ہر قسم کی بدی نہیں،بل کہ صرف مضحکہ خیز بُرائی مراد ہے،جو ایک طرح کی بدنُمائی یا خرابی ہے۔اِس کی تعریف یوں کی جاسکتی ہے کہ وہ اِس طرح کا نقص یا بدنُمائی ہو جو نہ تکلیف دہ ہو اور نہ تباہ کُن۔"(۱۸)

چوں کہ مزاح زندگی،محبت اور خوب صورتی کی طرح اپنی حدود میں بہت وسیع اور لامحدود لفظ ہے،(۱۹)اِس لیے مزاح صرف ہنسی مذاق کی حد تک ہی محدود نہیں ہوتا،بل کہ اِس کی جڑیں سماج کے ساتھ براہِ راست پیوست ہوتی ہیں۔تھامس ہابز (Thomas Hobbes)(۱۵۸۸ء۔۱۶۷۹ء)کے لفظوں میں مزاحیہ یا ظریفانہ ادب محض تفریحِ دماغ کا ہی کام نہیں کرتا،بل کہ تذکیۂ خیالات کا فریضہ بھی انجام دیتا ہے۔(۲۰)اِن حالات میں مزاحیہ ادب افادی ادب کے زمرے میں داخل ہو جاتا ہے،جو نہ صرف معاشرے کی تطہیر میں معاونت کرتا ہے،(۲۱)بل کہ وہ سکون واِطمینان اور امن وخوش حالی کا طلب گار بھی ہوتا ہے۔(۲۲)اِس ضمن میں ارسطو(Aristotle)(۳۸۴ ق م۔۳۲۲ق م)دوسروں کی کج رویوں اور بوالعجبیوں کو ہنسی مذاق کا محرک ومنبع قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"مضحک ہونا بھی بدصورتی اور بدی ہی کی ایک شکل ہے،کیوں کہ مضحکہ خیزی ایک قسم کی غلطی یا بدصورتی ہے،جو تکلیف دہ یا نقصان دہ نہیں ہوتی۔مثال کے طور پر مسخرے کا مصنوعی چہرہ بے ڈول،بے ہنگم اور بدوضع ضرور ہوتا ہے،لیکن تکلیف نہیں پہنچاتا۔"(۲۳)

جب کہ سگمنڈ فرائیڈ(Sigmund Freud)(۱۸۵۶ء۔۱۹۳۹ء)مزاح کو زندگی سے فرار کی ایک صورت قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

”اِنسان درد و غم سے بچنا چاہتا ہے اور مسرت و خُوشی کی تلاش میں رہتا ہے،اِس لیے مزاح اصل میں زندگی سے فرار کی بھی ایک صورت ہے۔“(۲۴)

مزاح کے ضمن میں ہنری برگساں(Henri-Louis Bergson)(۱۸۵۹ء۔۱۹۴۱ء)کا کہنا ہے کہ:

”ہر بار جب کوئی شخص کسی جامد شے کی طرح خود کو پیش کرے تو وہ مزاحیہ رنگ اِختیار کر جاتا ہے۔“(۲۵)

سٹیفن لی کاک(Stephen Leacock)(۱۸۶۹ء۔۱۹۴۴ء)مزاح کو زندگی کی ناہمواریوں کے شعور کا نام دیتے ہوئے کہتے ہیں:

”مزاح کیا ہے؟ یہ زندگی کی ناہمواریوں کے اِس ہمدردانہ شعور کا نام ہے، جس کا فن کارانہ اِظہار ہو جائے۔“(۲۶)

جب کہ ایسٹ مین(East Man)(۱۸۸۳ء۔۱۹۶۹ء)نے مزاح کو ایک ایسی اِنسانی جبلت قرار دیا ہے،جو اِنسان کو زندگی کی دشواریوں سے نبرد آزما ہونے کا حوصلہ عطا کرتی ہے:

”مزاح کھیل کی جبلت Play Instinct ہے اور اس کا بڑا کام یہ ہے کہ اِنسان کو صدمے یا مایوسی کا ہنس کھیل کر مقابلہ کرنے کی ترغیب دے۔“(۲۷)

جب کہ راجر فاؤلر(Roger Fowler)(۱۹۳۸ء۔۱۹۹۹ء)کے نزدیک:

”مزاح وہ بالواسطہ حربہ ہے، جس کے وسیلے سے اِنسان اپنے گرد و پیش میں موجود کرداروں کا مشاہدہ کرتا ہے اور اقدار کے اعتبار سے ردِ عمل کا اِظہار کرتا ہے اور رسوم، رواج اور اقدار کے حوالے سے اِنسانی ناہمواریوں اور تضادات پر ہنسی کو تحریک دیتا ہے۔“(۲۸)

مغرب کے تصورِ مزاح کی بحث کے بعد ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اِس بات کا جائزہ لیا جائے کہ ادبیاتِ اُردو میں مزاح کے بارے میں قدیم و جدید مفکرین و ناقدین کس نوعیت کے خیالات رکھتے ہیں۔اِس ضمن میں مولانا الطاف حسین حالیؔ(۱۸۳۷ء۔۱۹۱۴ء) ہمدردانہ شعور کے خیال کو آگے بڑھاتے ہوئے مزاح کے تانے بانے محفلِ یاراں کی دل بہار فضا سے جوڑتے ہوئے لکھتے ہیں:

”مزاح جب تک مجلس کا دل خوش کرنے کے لیے(نہ کہ کسی دل دکھانے کے لیے) کیا جائے،ایک ٹھنڈی ہوا کا جھونکا،یا ایک سہانی خوش بو کی لپٹ ہے، جس سے تمام پژمردہ دل باغ باغ ہو جاتے ہیں۔ایسا مزاح فلاسفہ و حکما، بل کہ اولیا و انبیا نے بھی کیا ہے۔اِس سے مرے ہوئے دل زندہ ہوتے ہیں اور تھوڑی دیر کے لیے تمام پژمردہ کرنے والے غم غلط ہو جاتے ہیں۔اِس سے جودت اور ذہن کو تیزی ہوتی ہے اور مزاح کرنے والا سب کی نظروں میں محبوب اور مقبول ہوتا ہے۔“(۲۹)

رتن ناتھ سرشار(۱۸۴۶ء۔۱۹۰۳ء)نے مزاح کو کچھ اِس انداز میں بیان کیا ہے:

”لغت میں مزاح کے معنی ہیں خوش طبعی کرنا اور اصطلاح میں ایرادِ معقولاتِ لطیفہ و اِستعمال نقلیاتِ ظریفہ بہ پابندی آدابِ تہذیب کو کہتے ہیں۔چنانچہ بہت غایت طیب و اِنتہائے تہذیب مزاح کو مطائبات و مباسطات بھی کہتے ہیں۔۔۔جو مزاح آدابِ تہذیب سے معرا اور فحوشات سے محلّی ہے،وہ مزاح نہیں ہے،بل کہ بے باکی و مسخرگی و ہزل ہے۔“(۳۰)

جعفر علی خاں اثر(۱۸۸۵ء۔۱۹۶۷ء)کے مطابق:

”(مزاح) زندہ دلی یا بذلہ سنجی، کسی بات کے مضحک اور دل چسپ پہلو کا احساس اور اِس انداز سے بیان کر دینا کہ سننے والے کو بے اِختیار ہنسی نہ آجائے تو ہونٹوں پر تبسّم کی ایک لہر ضرور دوڑ جائے۔“(۳۱)

کنھیا لال کپور(۱۹۱۰ء۔۱۹۸۰ء)مزاح کی توضیح کرتے ہوئے یوں رقم طراز ہیں:

”مزاح“مبالغہ ہے،مشغلہ ہے۔مہتابی ہے۔انار ہے۔پھل جھڑی ہے۔اپنے آپ پر ہنسنے کا نام ہے۔چٹکی لینا ہے۔ہم دردانہ نقطۂ نظر سے اِنسانی کم زوریوں کو بے نقاب کرنے کا فن ہے۔“(۳۲)

بعینہٖ خواجہ عبدالغفور(۱۹۱۸ء۔۱۹۸۴ء)مزاح کو اِن لفظوں میں بیان کرتے ہیں:

”مزاح صرف جُملے کس دینے یا کسی کی عیب جوئی پر ہی منحصر نہیں،بل کہ حیات اور شعور کے سمندر کی گہرائیوں میں ڈوب کر موتی نکالنا،ہم آہنگی اور تضاد میں اِمتیاز کرنا،نامعقولیت کو رد کرنا اور اپنی منطق کو ایسے دل پذیر انداز میں پیش کرنا کہ سامعین قائل ہو جائیں،یہ سب مزاح کے اصناف ہیں۔“(۳۳)

جب کہ مشتاق احمد یوسفی(۱۹۲۳ء۔۲۰۱۸ء)مزاح کی تعبیر کچھ یوں کرتے ہیں:

”مزاح کو میں دفاعی میکنزم سمجھتا ہوں۔یہ تلوار نہیں،اس شخص کا زرہ بکتر ہے،جو شدید زخمی ہونے کے بعد اسے پہن لیتا ہے۔زین بدھ ازم میں ہنسی کو گیان کا زینہ سمجھا جاتا ہے،لیکن سچ پوچھیے تو اونچ نیچ کا سچا گیان اس سے پیدا ہوتا ہے،جب کھمبے پر چڑھنے کے بعد کوئی نیچے سے سیڑھی ہٹالے۔“(۳۴)

پروفیسر محمد طہٰ خان(۱۹۳۱ء۔۲۰۱۳ء)مزاح نگاری کو پل صراط پر چلنے کے مترادف قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں:

”مزاح نگاری پل صراط پر چلنے کے مترادف ہے،اگر مزاح نگار ایک مخصوص سطح سے نیچے آجائے تو مبتذل اور ذرا اوپر چلا جائے تو خشک،درمیان میں راہ نکالنا بہت ہی مشکل کام ہے اور یہی معیاری مزاح نگاری ہے۔“(۳۵)

ڈاکٹر خلیق انجم کے نزدیک مزاح(۱۹۳۵ء۔۲۰۱۶ء)سے مراد یہ ہے کہ:

”زندگی کی پیچیدگیوں اور مشکلات اور ان کے تضادات کے عرفان سے ایک ایسا ادبی رویہ جنم لیتا ہے،جسے ہم طنز و مزاح کا نام دیتے ہیں۔“(۳۶)

ڈاکٹر سلطانہ بخش مزاح کو کچھ اِس طرح بیان کرتی ہیں:

”جب ہم مزاح کا لفظ اِستعمال کرتے ہیں تو اِس لفظ کی بنیاد اسی شگفتگی پر ہوتی ہے،جو عام ہنسی سے متعلق ہو،مگر اِس کی وسعت ہمہ گیر اور عالم گیر ہوتی ہے۔“(۳۷)

ڈاکٹر ریاض مجید(پ۔۱۹۴۲ء)مزاح کو مضحکہ خیز صورتِ حال میں تلاش کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

”مزاح دراصل اُلٹی بھوانٹی ہے۔اِنسان بہت زیادہ بھوانٹیاں کھا کر یک دم رُکنے کی کوشش کرے تو اسے چکر آجاتے ہیں،چناں چہ اسے کچھ دیر کے لیے اُلٹا گھومنا پڑتا ہے،یہی مزاح ہے۔“(۳۸)

ڈاکٹر رؤف پاریکھ(پ:۱۹۵۸ء)کے نزدیک:

”کسی عمل،خیال،صورت حال،واقعہ،لفظ یا جُملے کے خندہ آور پہلوؤں کو دریافت کرنا،سمجھنا اور اُن سے محظوظ ہونا،مزاح کہلاتا ہے۔“(۳۹)

محولہ بالا مفکرین و ناقدین اور ثقہ مزاح نویسوں کی آرا سے مترشح ہوتا ہے کہ مزاح دراصل ایک مزاج کا نام ہے،جو حیات و زیست کی بے اعتدالیوں،محرومیوں کے تقابل و تصادم اور احساسِ برتری کے باطن سے نمو پاتا ہے۔ساتھ ہی ساتھ اِنسان کے دل و دماغ کو طراوت پہنچانے،دل کی پراگندگی کو رفع کرنے اور پژمردگی کو مسکراہٹ میں تبدیل کرنے کی خدمت بھی انجام دیتا ہے۔گو کہ مزاح کسی حادثے یا سانحے کو ہونے سے تو نہیں روک سکتا،مگر اِس کی شدت کو کم کر کے اسے لوگوں کے لیے قابلِ برداشت بنانے کی اِس میں بھرپور صلاحیت ہوتی ہے۔(۴۰)ایک

اچھا مزاح نگار مزاح پیدا کرنے کے لیے اپنا خام مال ہمیشہ اِنسانی زندگی کے مسلّمات سے کشید کرتا ہے۔ عملی مزاح کی تخلیق کے لیے ایک مزاح نگار کو الفاظ کے ترتیب و اِنضباط کے بجائے فکری ندرت وجدت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ظرافت اِنسانی مزاج کو فرحت و اِنبساط کی دولت سے مالا مال کرنے کے ساتھ ساتھ ذہنی آسودگی کا سامان بھی مہیا کرتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں جب ظرافت میں صرف خوش طبعی موجود ہو تو وہ مزاح کا درجہ حاصل کر لیتی ہے۔(۴۱) مزاح کا مقصد سنجیدگی کو توڑنا اور رُوح کو بالیدگی کی دولتِ فراواں فراہم کرنا ہوتا ہے۔(۴۲) بات دراصل یہ ہے کہ اصل مزاح وہ ہے، جس سے اِنسان کو نہ صرف حقیقی خُوشی نصیب ہو، بل کہ وہ خُوشی اِنسانی زندگی کو ہر پہلو سے سرشار بھی کردے۔(۴۳) گویا اعلیٰ مزاح تخلیقی شعور کے عمیق توازن سے پھوٹتا ہے۔بہ الفاظِ دیگر معیاری مزاح گوئی تلوار کی دھار پر چلنے کا نام ہے۔(۴۴) اِس کے لیے فن کارانہ تخلیقی جوہر، غیر معمولی قوتِ اختراع اور زبان دانی کی بہترین صلاحیتیں درکار ہوتی ہیں۔(۴۵) کہا جاتا ہے کہ اعلیٰ سطح کا مزاح وہ ہوتا ہے، جو سوچنے والے کو "کامیڈی"، جب کہ محسوس کرنے والے کو "ٹریجڈی" معلوم ہو۔(۴۶)

فی الحقیقت سماجی بوالعجبیوں اور خامیوں کی اصلاح کے پیشِ نظر تحریر میں شعوری سطح پر احساس مسرت پیدا کرنے کی سعی مزاح کہلاتی ہے اور مزاح ایک ایسا ہنر ہے، جس کے ذریعے مزاح نگار اِنسانی آلام و افکار کا سینہ چیر کر اس کے باطن سے فرحت و اِنبساط کی مے کشید کرتا ہے۔ فی الاصل مزاح نگار کپاس کے ایک پھول کی مانند ہوتا ہے، جو سماجی زندگی کی چلچلاتی دھوپ میں حالات کا شکوہ کناں ہونے کے بجائے خود بھی ہنستا ہے اور دوسروں کو بھی ہنسنے کی ترغیب دیتا ہے۔ مزاح بلاشبہ طنز کا ایک ناگزیر عنصر ہے، جس کے بغیر طنز محض گالی بن کر رہ جاتا ہے(۴۷)، یعنی طنز کی آمیزش سے مزاح باعمل نظر آنے لگتا ہے، اِس لیے مزاح نگار کے لیے لازم ہے کہ وہ طنز کو مزاح کا لباس پہنائے۔(۴۸) وہ اِس لیے کہ مزاح کے بغیر طنز اس نشتر کی حیثیت اِختیار کر لیتا ہے، جو چرکے لگانے کے لیے برتا جا رہا ہو۔(۴۹) مجموعی طور پر مزاح کے لیے ذہنی آسودگی، ہمدردی کا جذبہ اور ناہمواریوں کے فن کارانہ اِظہار کا ہونا از حد ناگزیر ہے۔ واضح رہے کہ مزاح بھی جذبۂ اصلاح سے غافل نہیں رہتا۔ فرق صرف یہ ہے کہ مزاح سرچڑھ کر نعرہ لگانے کے بجائے خود کو ہنسی مذاق کے دبیز پردے میں چھپائے رکھتا ہے، تاکہ قاری کو چبھن کا احساس نہ ہو۔(۵۰) گویا دِل لگی کی غرض سے دوسروں کو آزار دیے بغیر اُن کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آنا در حقیقت مزاح کی ذیل میں داخل ہے۔(۵۱) مختصر یہ کہ مزاح میں کسی کی دل شکنی یا تضحیک و تحقیر کے محرکات شامل نہیں ہوتے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حواشی وحوالہ جات

۱۔ اہلِ امریکا اِس لفظ کو Humor لکھتے ہیں۔

۲۔ محمد بن مکرم بن علی، ابوالفضل، جمال الدین ابن منظور الانصاری، لسان العرب، جلد دوّم (بیروت: دار صادر، ۱۴۱۴ھ)، ص ۵۹۳

۳۔ رومن سلطنت کے زوال، یعنی ۴۷۶ء سے لے کر پندرھویں صدی عیسوی تک کے درمیانی عرصے کو یورپ کی تاریخ میں ازمنۂ وسطیٰ یعنی "درمیانی دور" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

۴-J.A. Cuddon, A Dictionary of Literary Terms and Literary Theory, (Lahore: Famous Products, sin nidarid) P. 403,404

۵۔ رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، اُردو نثر میں مزاح نگاری کا سیاسی اور سماجی پس منظر (کراچی: انجمن ترقی اُردو، ۲۰۱۲ء)، ص ۴۱

۶۔ ایضاً، ص ۴۳

۷۔ شاہ عالم ثانی، عجائب القصص، مرتبہ: راحت افزا بخاری (لاہور: مجلس ترقیِ ادب، ۱۹۶۵ء)، ص ۱۵۳

۸۔ ایضاً، ص ۲۱۴

۹۔ رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، اُردو نثر میں مزاح نگاری کا سیاسی اور سماجی پس منظر، ص ۴۳

۱۰۔ عیسوی خاں بہادر، قصہ مہر افروز و دلبر، مرتبہ: ڈاکٹر مسعود حسین خاں (علی گڑھ: ایجوکیشنل بک ہاؤس، ۱۹۶۶ء)، ص ۲۹

۱۱۔ Encyclopedia Britannica: Vol. 1, P. 883

۱۲۔ The Encyclopedia Americana (International Edition), Vol. 14, (Connecticut Danbury, USA, 1938), P. 563

۱۳۔ حامد ربّانی (تالیف)، فرہنگِ سعدی (فارسی بفارسی)، (تہران: انتشاراتِ سعدی، ۱۳۴۵ھ)، ص ۵۱۵

۱۴۔ مہذب لکھنوی، مُہذب اللغات (جلد دوازدہم ۲۱)، (لکھنؤ: نامی پریس، ۱۹۸۱ء)، ص ۱۴۲

۱۵۔ جامع انگلش اُردو ڈکشنری، جلد سوّم (دہلی: قومی کونسل برائے فروغِ اُردو زبان، ۱۹۹۵ء)، ص ۱۷۱

۱۶۔ مختصر اُردو لغت (دہلی: قومی کونسل برائے فروغِ اُردو زبان، ۲۰۰۹ء)، ص ۸۷۷

۱۷۔ وارث سرہندی، قاموس مترادفات (لاہور: اُردو سائنس بورڈ، ۱۹۸۶ء)، ص ۹۸۸

۱۸۔ ارسطو، بوطیقا، مترجم: عزیز احمد (لاہور: بک ہوم، ۲۰۰۶ء)، ص ۴۲

۱۹۔ صدیق کلیم، شیکسپیئر (لاہور: مجلسِ ترقیِ ادب، ۲۰۱۰ء)، ص ۵۳

۲۰۔ بحوالہ میمونہ وحید، پطرس بخاری حیات اور کارنامے (حیدر آباد: خورشید پریس چھتہ بازار، ۱۹۸۶ء)، ص ۱۱۸

۲۱۔ محمد حسن، ڈاکٹر، ''کچھ طنز و مزاح کے بارے میں''، مشمولہ، شب خون (الٰہ آباد، جلد:۱، شُمارہ:۲، جولائی ۱۹۶۶ء)، ص ۱۵

۲۲۔ کوثر چاند پوری، دانش و بینش (دہلی: جمال پرنٹنگ پریس، ۱۹۷۵ء)، ص ۲۲۵

۲۳۔ جمیل جالبی، ڈاکٹر، ارسطو سے ایلیٹ تک (اِسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن، ۲۰۱۵ء)، ص ۱۰۲

۲۴۔ بحوالہ میمونہ وحید، ڈاکٹر، پطرس بخاری۔ حیات اور کارنامے، ص ۱۱۵

۲۵۔ بحوالہ وزیر آغا، ڈاکٹر، اُردو ادب میں طنز و مزاح (لاہور: مکتبۂ عالیہ، ۱۹۵۵ء)، ص ۳۳

۲۶۔ Stephen Leacock, Humour and Humanity, P. 11

۲۷۔ بحوالہ وزیر آغا، اُردو ادب میں طنز و مزاح، ص ۳۵

۲۸۔ بحوالہ انور سدید، ڈاکٹر، اُردو نثر کے چند مزاح نگار (اِسلام آباد: دوست پبلی کیشنز، ۲۰۱۲ء)، ص ۷

۲۹۔ حالیؔ، مولانا الطاف حسین، کلیاتِ نثر حالی، جلد اوّل (لاہور: مجلسِ ترقیِ ادب، ۱۹۶۷ء)، ص ۱۴۲

۳۰۔ سرشار، پنڈت رتن ناتھ، فسانہ آزاد، جلدِ چہارم، حصہ دوّم (دہلی: ترقی اُردو بیورو، ۱۹۸۶ء)، ص ۱۴۵۳

۳۱۔ بحوالہ غلام احمد فرقت کاکوروی، اُردو ادب میں طنز و مزاح (لکھنؤ ادارہ فروغِ اُردو، ۱۹۵۷ء)، ص ۱۶،۱۷

۳۲۔ بحوالہ محمد ہارون عثمانی (مرتب)، کپورنامہ (لاہور: مغربی پاکستان اُردو اکیڈمی، ۲۰۰۷ء)، ص ۹۸۶

۳۳۔ عبدالغفور، خواجہ، طنز و مزاح کا تنقیدی جائزہ، ص ۲۷

۳۴۔ مشتاق احمد یوسفی، آبِ گم (کراچی: مکتبۂ دانیال، ۱۹۹۰ء)، ص ۲۳

۳۵۔ محمد طہٰ خان، انٹرویو: ڈاکٹر راشد حمید، مشمولہ، گفتگو نما (اِسلام آباد: پورب اکیڈمی، ۲۰۱۱ء)، ص ۱۱۹

۳۶۔ خلیق انجم، ڈاکٹر، ''خطوطِ غالب میں طنز و مزاح''، مشمولہ، اُردو ادب میں طنز و مزاح کی روایت، مرتبہ: ڈاکٹر خالد محمود (دہلی: اُردو اکادمی، ۲۰۰۵ء)، ص ۱۳۸

۳۷۔ سلطانہ بخش، ڈاکٹر ایم، داستانیں اور مزاح (لاہور: مغربی پاکستان اُردو اکیڈمی، ۱۹۹۳ء)، ص ۵۵

۳۸۔ بحوالہ انعام الحق جاوید، ڈاکٹر، تنقیدی و تحقیقی مضامین (لاہور: الفیصل ناشران و تاجرانِ کتب، ۲۰۱۷ء)، ص ۹۴

۳۹۔ رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، اُردو نثر میں مزاح نگاری کا سیاسی و سماجی پس منظر، ص ۱۲

۴۰۔ انعام الحق جاوید، ڈاکٹر، تنقیدی و تحقیقی مضامین، ص ۹۱

۴۱۔ کیفی، پنڈت برج موہن دتاتریہ، کیفیہ (لاہور: دارالنوادر، ۲۰۱۶ء)، ص ۲۷۵

۴۲۔ ظفری، ڈاکٹر ظفر عالم، اُردو صحافت میں طنز و مزاح (لاہور: مکتبۂ عالیہ، ۱۹۸۸ء)، ص ۹۱

۴۳۔ پروین کلّو، ڈاکٹر (ترتیب و تدوین)، رُوسی طنز و مزاح (لاہور: الحمد پبلی کیشنز، ۲۰۱۶ء)، ص ۸

۴۴۔ سرفراز شاہد، اُردو مزاحیہ شاعری (اِسلام آباد: اکادمی ادبیات، ۱۹۹۱ء)، ص ۱۳

۴۵۔ حامد حسین، ڈاکٹر سیّد، ''ادب میں مزاح کی وقعت''، مشمولہ، ماہنامہ شاعر (بمبئی، جنوری، فروری ۱۹۸۰ء)، ص ۴۰

۴۶۔ ضمیر جعفری، سیّد، نشاطِ تمنا (فکاہی کلیات) (لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۱۹۹۳ء)، ص ۱۲،۱۳

۴۷۔ بوگس حیدرآبادی (سیّد نصیر الدین احمد)، فکر تونسوی شخصیت اور طنز نگاری (حیدرآباد: نیشنل پرنٹنگ پریس، ۱۹۸۰ء)، ص ۱۷

۴۸۔ انور مسعود، شاخِ تبسّم (اِسلام آباد: دوست پبلی کیشنز، ۲۰۰۹ء)، ص ۱۸۲

۴۹۔ فوزیہ چودھری، ڈاکٹر، اُردو کی مزاحیہ صحافت (لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۰ء)، ص ۱۳

۵۰۔ جاوید اختر، ''طنز و مزاح کی ادبی حیثیت''، مشمولہ، ایوانِ اُردو (دہلی، جلد: ۳۱، شُمارہ: ۵، ستمبر ۲۰۱۷ء)، ص ۴۰

۵۱۔ محمد بن عبد الرزاق الذبیدی، تاج العروس من جواہر القاموس (بیروت: دار الفکر، جلد: ۴، س۔ن)، ص ۲۰۳

(☆☆☆)

Roman Havashi-o-Havalajat

1. Ahl-e- America is lafz ko Humour likhtey hain.
2. Muhammad Bin Mukaram Bin Ali, Abul Fazal, Jamal uddin ibn-e- Manzoor, Lassan ul Arab, Jild: 2, Berot: dar sadir, 1414, P. 593
3. Roman saltanat key zawal, yani 476 say ley kar panderwin sadi esvi tak key darmiani arsey ko Europe mein azmana-e-wusta, yani “darmiani dor” key nam sey yad ia jata hey.
4. J.A. Cuddon, A Dictionary of Literary Terms and Literary Theory, Lahore: Famous Products, sin nidarid P. 403,404
5. Rouf Parekh, Dr., Urdu nasar mein mizah nigari ka siasi aur samaji pas manzer, Karachi: anjuman-e-taraq-e-Urdu, 2012, P.41
6. Ezan, P. 43
7. Shah Alam sani, ajaib ul qasas, murattiba:Rahat Afza Bukhari, Lahore: majlis-e-taraq-e-adab, 1965, P. 153
8. Ezan, P. 214
9. Rouf Parekh, Dr., Urdu nasar mein mizah nigari ka siasi aur samaji pas manzer, P. 43
10. Esvi Khan Bahadur, qissa mehar afrooz-o-dilbar, murattiba: Dr. Masood Hussain Khan, Alighar: educational book house, 1966, P. 29
11. Encyclopedia Britannica: Vol. 1, P. 883
12. The Encyclopedia Americana (International Edition), Vol. 14, Connecticut Danbury, USA, 1938, P. 563
13. Hamid Rabbani(taleef), Farhang-e-Saadi(Farsi ba Farsi), Tehran: intasharat-e- Saadi,1345, P. 515
14. Muhazib Lakhnavi, Muhazib ul Lughat, Jild:21, Lakhnow: name press, 1981, P.142
15. Jameh English Urdu Dictionary, Jild: 3, Delhi: Qoumi Council bray frogh-e-Urdu zuban,1995, P. 171
16. Mukhtasar Urdu Lughat, Delhi: Qoumi Council bray frogh-e-Urdu zuban, 2009, P.877
17. Waris sir hindi, Qamos-e-mutradafat, Lahore: Urdu Science board, 1986, P. 988
18. Arastu, Boteeqa, mutarjum: Aziz Ahmad, Lahore: Book Home, 2006, P. 42
19. Sadeeq kaleem, Shakespear, Lahore: majlis-e- taraq-e-adab, 2010, P. 53
20. Bahavala Memona Waheed, Patras Bukhari hayat aur karnamy, Haiderabad: Khursheed press chatta bazar,1986, P.118
21. Muhammad Hassan, Dr., ‘‘kuch tanz-o-mizah key barey mein’’, mashmula, Shab Khoun Ila Abad, Jild: 1, shumara: 2, July 1966, P.15
22. Koser Chand Puri, Danish-o-beenish, Dehli: Jamal printing press, 1975, P. 225
23. Jameel Jalbi, Dr., Arastu sey Eliot tak, Islamabad: National Book Foundation, 2015, P.102
24. Bahavala Memona Waheed, Patras Bukhari hayat aur karnamy, P.115
25. Bahavala Wazeer Agha, Dr., Urdu adab mein tanz-o-mizah, Lahore: maktaba-e-Alia, 1955, P. 33
26. Stephen Leacock, Humour and Humanity, P. 11
27. Bahavala Wazeer Agha, Dr., Urdu adab mein tanz-o-mizah, P.
28. Bahavala Anwer Sadeed, Dr., Urdu nasar key chand mizah nigar, Islamabad:dwst publicationz, 2012, P. 7
29. Hali, Molana Altaf Hussain, kuliat-e-nasar-e-Hali,(Jild: 1), Lahore: majlis-e-taraq-e-adab, 1967, P.142
30. Sarshar, Pandit Ratan Nath , Fasana-e-Azad, (Jild: 4, Hissa: 2), Delhi: taraqi-e-Urdu beauro,1986, P. 1453
31. Bahavala Ghulam Ahmad Furqat kakorvi, Urdu adab mein tanz-o-mizah, Lakhnow: Idara-e- faroogh-e-Urdu, 1957, P. 16, 17
32. Bahavala M. Haroon Usmani(murttib), Kapor Nama, Lahore: maghrabi Pakistan Urdu academy, 2007, P. 986
33. Bahavala Ghulam Ahmad Furqat kakorvi, Urdu adab mein tanz-o-mizah, P. 27
34. Mushtaq Ahmad Yousufi, Ab-e-Gum, Karachi: maktaba-e-Danial, 1990, P. 23

35. M. Taha Khan, Interview: Dr. Rashid Hameed, mashmula, Guftgu Numa, Islamabad: Purab academy, 2011, P. 119
36. Khaleeq Anjum, Dr., “Khatut-e-Ghalib mein tanz-o-mizah”, mashmula, Urdu adab mein tanz-o-mizah ki raviat, murattiba: Dr. Khalid Mahmood, Delhi: Urdu academy, 2005, P. 138
37. Sultana Bakhsh Dr., Dastanein aur mizah, Lahore: maghrabi Pakistan Urdu academy, 1993, P. 55
38. Bahavala Inam ul Haq Javed, Dr., tanqeedi-o-tahqeeqi mizameen, Lahore: Alfaisal nashran-o-tajran-e-kutab, 2017, P. 94
39. Rouf Parekh, Dr., Urdu nasar mein mizah nigari ka siasi aur samaji pas manzer, P.12
40. Bahavala Inam ul Haq Javed, Dr., tanqeedi-o-tahqeeqi mizameen, P. 91
41. Kaifi, Pandit Brij Mohan Ditatria, Kaifia, Lahore: Dar ul navadir, 2016, P. 275
42. Zafari, Dr. Zafar Alam, Urdu Sahafat mein tanz-o-mizah, Lahore: maktaba-e-Alia, 1988, P. 91
43. Parveen Kallu, Dr., (tarteeb-o-tadween), Rusi tanz-o-mizah, Lahore: Alhamad publicationz, 2016, P. 8
44. Sarfraz Shahid, Urdu mazahia shairi, Islamabad: academy adbiat, 1991, P. 13
45. Hamid Hussain ,Dr. Sayyed, adab mein mizah ki wuqat, mashmula, mahnama Shair Bambai, January, February 1980, P. 40
46. Zameer Jafary, Seyyed, nishat-e-tamana(fakahi kuliat), Lahore: Sang-e-Meel publications, 1993, P. 12, 13
47. Boghas Haiderabadi(Seyyed Naseer Uddin Ahmad), Fiker-e-Tonsvi Shakhsiat aur tanz nigari, Haiderabad: National printing press, 1980, P. 17
48. Anwer Masood, Shakh-e-tabasum, Islamabad: dost publications, 2009, P. 182
49. Fozia Ch. Dr., Urdu ki mizahia sahafat, Lahore: : Sang-e-Meel publications, 2000, P. 13
50. Javed Akhtar, tanz-o-mizah ki adabi hasiat, mashmula, avan-e-Urdu, Delhi: Jild: 31, shumara: 5, September 2017, P. 40
51. M. Bin Abdur Razaq Alzubaidi, taj ul aroos min javahir ul qamoos, Berote: dar ul fiker, Jild: 4, sin nidarid, P. 203